سودا اب ختم تو یہ مرثیہ کر
دم بدم آل محمدؐ اوپر درود
کہہ نہیں سکتے اسے جن و بشر
بھیج صلوات و سلام آج کے دن

بعد ازاں ہو کے بچشم گریاں
آہ و نالہ و غم ہم بجان
یہ دعا مانگ ز شاہ مردان
تہنیت سے یہ غلام آج کے دن

مرثیۂ دیگر

تشنہ لب سبط پیمبر وا دریغا وا دریغ
کشتۂ شمشیر و خنجر وا دریغا وا دریغ
کربلا کے بن میں بے سر وا دریغا وا دریغ
ہائے وہ فرزند حیدر وا دریغا وا دریغ

ووے دیتے ہیں شبیر کو نبی محمد کے تئیں
ملک سب بیٹھے رہے جھکتے تھے بر روئے زمین
ظلم کی شمشیر سے مارا پڑا سلطان دین
لٹ گیا ایمان کا کشور وا دریغا وا دریغ

کس طرح پیٹیں نہ ہم سینوں سے آہ دردناک
آج میدان میں پڑا ہے غرق خون بر روئے خاک
پگڑیاں سر سے پٹک اب کیوں نہ ہوں جیب چاک
دین اور دنیا کا افسر وا دریغا وا دریغ

رہتے ہیں رو رو کے اب ساکن یہی ہر شہر کے
ہو گیا ہے خشک بن پانی کنارے نہر کے
جتنے دیکھو گل ہیں سیراب باغ دہر کے
گلشن ساقی کوثر وا دریغا وا دریغ

ظالموں کی تیغ سے ہیہات آل مصطفا
کاتب تقدیر سے لکھوا کے لائی تھی قضا
دشت میں بیجان پڑے ہیں اب جو چھوٹے بڑے
قتل کا کیا اسکے محضر وا دریغا وا دریغ

وہ جو زیر آسمان ہیں دین و دنیا کے پناہ
گھر کو انکے ایک پل میں کر دیا خاک سیاہ
مرکز خاکی پہ جوں اکسیر ہے جن کی نگاہ
ظالموں نے آگ دے کر دی وا دریغا وا دریغ

جن کے دروازے پہ آ کر ایکدم زیر فلک
مہر و مہ نے آج تک دیکھی نہ تھی جن کی جھلک
بے اجازت مار سکتا تھا نہ ہرگز پر ملک
سو وہ عریاں اشتروں پر وا دریغا وا دریغ

کیا کہوں میں یہ مصیبت تف بروئے روزگار
باپ جنکا وہ کوئی اتری تھی جسکو ذوالفقار
کون کون اس طرح پشت اشتران پر ہیں سوار
اور ماں بنت پیمبر وا دریغا وا دریغ

یہ ستم جو ہوا انھوں پر کس زبان سے ہو بیان
سنتے ہیں زین العبا کا ابن انکے درمیان
دین و دنیا کی جو اس احوال میں ہیں بیبیان
کوئی ماں اور کوئی خواہر وا دریغا وا دریغ

سر چلے جاتے ہیں نیزوں پر جو انکے پیش پیش
کوئی تو فرزند ہے انکا کوئی انکا ہے خویش

پیٹ پیٹ اپنے سروں کو کہتی ہیں وہ سینہ ریش
اس طرح سے جائیں یہ سر وادریغا وادریغ

ان سروں پہ بوسہ دیتے تھے سدا ارکان دین
دھوتے تھے گیسو انھوں کے آنکہ روح الامین
انکو سجدہ کرتے تھی ہم آسمان ہم زمین
سو ہو سو خون میں ہیں سے تر وادریغا وادریغ

بیچ میں تھا ان سروں کے وہ سر عالم پناہ
سر کو اپنے پیٹکر یوں کہنے لاگی بھر کی آہ
جا پڑی زینب کی انکھیں ناگہاں اسپر نگاہ
ہائے ای میرے برادر وادریغا وادریغ

یہ وہی سر ہی کہ جو تھا بوسہ گاہ مصطفےٰ
فی الحقیقت تھا یہ شایاں کلاہ مصطفےٰ
لطف کی ہر آن اسپر تھی نگاہ مصطفےٰ
سو نظر آیا غلم پر وادریغا وادریغ

دن اسی نیزہ پہ گذرا ہم غریبوں کے حضور
تن بخون آغشتہ کربل میں پڑا ہی سر سے دور
رات کو خولی نے لیجا کر رکھا تھا در تنور
زیر این چرخ مدور وادریغا وادریغ

راویاں جانگداز آگے یہ کرتے ہیں کلام
خولی ملعون نے اپنے گھر کیا اس شب مقام
گو نہ پہونچا قافلہ وہ جو چلا تھا سوی شام
جا تنور اندر رکھا سر وادریغا وادریغ

مومنہ تھی زن جو اس ملعون کی وہ غم کی سبب
بیٹھی تا صبح اس بیچاری کے تھا زیر لب
اسطرح سے کاٹی ان ذبیح آنکھوں کو وہ شب
ہائے لے سبط پیمبر وادریغا وادریغ

نصف شب گذری تو دیکھی ہی کہ تا حور و ملک
تخت پر بیٹھے یہ کہتی آئیں اس موضع تلک
آسیا و مریم و حوا و زہرا از فلک
فاطمہ کے ناز پرور وادریغا وادریغ

سر کو چار دن بیبیوں نے سر پہ نے کے نور عین
یہ بھی تھا قسمت میں یوں دیکھیں ترا سر بیکفن
اپنی چھاتی سے لگا کر یوں کہا کیوں ای حسین
یاں رکھا ہی کن نے لا کر وادریغا وادریغ

ہائے وہ تن جو محمد کے پلا بالاے صدر
سر کو جو تیغ جفا سے کاٹ لائے اہل غدر
سو کیوں ماٹی میں جوں ہووے غبار آلودہ بدر
سر تنور اندر دیا دھر وادریغا وادریغ

فاطمہ القصہ اس سر سے یہ کرتی تھی بیان
دیدۂ حور و ملک سے خون دل کا تھا رواں
عرش تک پہونچے تھی انکی سینے کی آہ و فغاں
اور تھا انکی زباں پر وادریغا وادریغ

سودا اب خاموش ہو آگے نہ کہہ احوال تو
اسقدر کہنے سے ہی محشر میں ہوگا سرخرو
دیوے گی ارض و سما کے بیچ ملا یہ گفتگو
لیکے نام ان کا کہے گر وادریغا وادریغ